پروگرام نمبر: 2　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　فروری 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

مجلس انصار اللہ بھارت بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 2　　February 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..............................صوبہ....................

بتاریخ:.....................بروز........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کرکے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ○ یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ ؕ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ○ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ○

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں۔ (سورۃ الصّفّ 7 تا 10)

20 فروری: یوم مصلح موعود اور مجلس انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے ڈاک میں دیکھا کہ کسی ملک کی انصار اللہ کی تنظیم کا ایک پروگرام تھا کہ ہم نے یوم مصلح موعودؓ پر بڑا وسیع کھیلوں کا پروگرام رکھا ہے اور تھوڑا سا علمی موضوع پر بھی پروگرام ہوگا، اجلاس ہوگا۔ انصار اللہ کا کھیل کود سے کیا کام ہے؟ انصار کو تو چاہئے تھا کہ اپنے عہد کی طرف توجہ کرتے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے جن پر چلانے کے لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے راہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں اور مجھے امید ہے کہ انصار اللہ جس نے یہ پروگرام بنایا ہے...اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے اور آئندہ بھی لوگ اس کی احتیاط کریں گے۔“ (خطبہ جمعہ 20 فروری 2009ء)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدو جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

کلام اللہ کا مرتبہ

یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے		جو سچ پوچھو یہی باغ جناں ہے
ملی ہے ہم کو یہ فضلِ خدا سے		حبیبِ پاک حضرت محمدؐ سے
شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے		تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
کُجا ہم اور کُجا مولیٰ کی باتیں		کُجا دن اور کُجا تاریک راتیں!
رسائی کب تھی ہم کو آسماں تک		جو اُڑتے بھی تو ہم اُڑتے کہاں تک
خدا ہی تھا کہ جس نے دی یہ نعمت		محمدؐ ہی تھے جو لائے یہ خلعت
پس اے میرے عزیزو میرے بچو!		دل و جاں سے اسے محبوب رکھو
یہی ہے دین و دنیا کی بھلائی		اسی سے دور رہتی ہے برائی
اسی سے ہوتی ہے راحت میسر		اسی میں دیکھتے ہیں روئے دلبر
ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں		یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں

(اخبار الفضل جلد 19۔ 7 جولائی 1931ء)

درس حدیث

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

قرآنی علوم کی حقیقت

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُونِ، لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا الْعُلَمَآءُ بِاللّٰهِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: علوم قرآنی میں سے بعض علم ایک بند کتاب کی شکل میں اللہ کے ہاں محفوظ رکھے جاتے ہیں جنہیں اس کی حقیقی معرفت رکھنے والے علماء کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ (درمنثور)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

اس بات پر تو خدا تعالیٰ نے خود بہت زور دیا ہے چنانچہ فرمایا لَا يَمَسُّهٗٓ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ اس کے یہ معنے تو ہو نہیں سکتے کہ قرآن کریم کو ہاتھ میں صرف پاک لوگ ہی یعنی مومن ہی پکڑ سکتے ہیں اور کوئی شخص نہیں پکڑ سکتا۔ کیونکہ ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ ہر مذہب کے لوگ اس طرح قرآن کریم کو مس کر سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں کہ پہلے لوگ قرآن کریم کے جو معارف اور نکات لکھ گئے ہیں انہیں پاک لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک ہندو یا عیسائی کا حافظہ ایک مسلمان کی نسبت زیادہ اچھا ہو اور وہ تفسیروں کو پڑھ کر اس سے زیادہ باتوں کو یاد کرلے۔ اس لئے لَا يَمَسُّهٗٓ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کا یہی مطلب ہے کہ قرآن کریم کے نئے نئے معارف اور حقائق پاک لوگوں پر کھلتے رہتے ہیں اور یہ مومنوں کی خاص علامت ہے۔

(الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۱۹ء جلد ۷ نمبر ۲۴)

قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے یعنی جس طرح زندہ درخت جس کی جڑھیں زمین میں پھیل کر ہر وقت غذا لے رہی ہوتی ہیں تازہ رہتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تازگی قائم ہے۔ اور ہر وقت تازہ معانی اس سے ملتے ہیں۔ تیرہ سو سال سے لوگ اس کی تفاسیر لکھتے چلے آئے ہیں اور بعض نے تو سو سو جلدوں کی تفسیریں لکھی ہیں مگر باوجود اس کے اس کے مطالب ختم نہیں ہوئے۔ اب بھی اس میں سے نئے مطالب نکل رہے ہیں... جس طرح درخت بظاہر وہی نظر آتا ہے لیکن اس کے اندر تازہ رس حیات کا زمین سے آتا رہتا ہے۔ اسی طرح کلام وہی رہتا ہے لیکن اس کے تازہ مطالب حسب ضرورت کھلتے رہتے ہیں۔ اور ان کی طرف ذہن کا پھرانا اللہ تعالیٰ اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے لَا يَمَسُّهٗٓ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی اس کلام کو سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ہو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے۔ (واقعہ ع ۳)

(از تفسیر کبیر جلد 3)

اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی

''اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے۔اور جیسا کہ آپ کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سب پر ثابت کرنا تھا۔ یہاں بھی آپ اس پیشگوئی اور نشان کو پیش فرما کر یہ نہیں فرما رہے کہ یہ میری صداقت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ فرمایا کہ اس نشانِ آسمانی کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم، رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔اور فرمایا اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ اولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔آپ نے وضاحت فرمائی کہ مردہ زندہ کرنا تو صرف اتنا ہی ہے کہ ایک روح تھوڑے عرصے کے لئے واپس منگوالی، جیسا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا بعض انبیاء کے بارے میں لکھا گیا ہے۔گو اس پر بھی اعتراض کرنے والوں کے اعتراض موجود ہیں۔اور کسی مردہ کا زندہ ہونا اگر مان بھی لیا جائے تو اس سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔مگر یہاں بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔''

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 99 اشتہار نمبر 34 مطبوعہ ربوہ)

''اے لوگو! میں کیا چیز ہوں اور کیا حقیقت؟ جو کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ درحقیقت میرے پاک متبوع پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، حملہ کرنا چاہتا ہے۔مگر اُس کو یاد رکھنا چاہئے، وہ آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکتا بلکہ وہی خاک اُس کے سر پر، اُس کی آنکھوں پر، اُس کے منہ پر گر کر اُس کو ذلیل اور رسوا کرے گی۔اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت اُس کی عداوت اور اُس کے بُغض سے کم نہیں ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا۔کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ایسے ہی تم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتابِ صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔خدا تعالیٰ تمہارے کینوں اور بخلوں کو دور کرے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 100 اشتہار نمبر 34 مطبوعہ ربوہ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

حضرت مصلح موعودؓ نے

قرآنِ کریم کو سمجھنے کا نیا انداز اور علوم و معارف کے گہرے راز کھولے ہیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی خطبہ میں یا کسی تقریر میں حضرت مصلح موعود کی زندگی اور آپ کے کارناموں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا...میں حضرت مصلح موعود کی کتب اور لیکچرز اور تقاریر کا ایک جائزہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اُس وقت ریکارڈنگ کا تو باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ اُن کے بعض لیکچر، تقاریر مکمل موجود ہیں، بعض نہیں۔ زُودنویس ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے اور بعض دفعہ پوری طرح لکھا بھی نہیں جاتا تھا۔ بہر حال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ ''انوار العلوم'' کے نام سے فضل عمر فاؤنڈیشن شائع کر رہی ہے۔ اس وقت تک انوار العلوم کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان جلدوں میں آپ کے کُل 633 لیکچر اور تقاریر اور کتب آ چکی ہیں۔ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سکیم ہے، اُن کا اندازہ ہے کہ 32 جلدیں شائع ہوں گی۔ اور اس طرح کُل تقاریر، لیکچر اور کتب وغیرہ تقریباً ساڑھے آٹھ سو کے قریب بن جائیں گے۔ 24 جلدوں میں مَیں نے کہا آ گئیں۔ 25 سے 29 جلدیں جو ہیں وہ تیار ہو گئی ہیں، ابھی چھپی نہیں ہیں۔ اُن میں 163 کتب، لیکچرز اور تقاریر شامل ہیں۔ پھر اُس کے بعد تین اور رہ جائیں گی۔ تو یہ تقریباً آٹھ سو سے اوپر چلی جائیں گی۔

اسی طرح خطباتِ جمعہ اور عیدین اور نکاح ہیں۔ ابھی تک جو لسٹ ملی ہے اس کے مطابق ان کی تعداد 2076 بنتی ہے۔ اور خطباتِ محمود کی اس وقت کُل 28 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1602 خطبات شامل ہیں۔ اور 1948ء سے 1959ء تک کے خطبات 29 سے 39 جلد میں شائع ہوں گے۔ ان میں بھی تقریباً 500 خطبات اور شامل ہو جائیں گے۔ تو یہ آپ کے علمی کاموں کا ایک ہلکا سا عمومی خاکہ ہے، اور اگر ہر خطبے اور ہر تقریر کو سنیں، ہر لیکچر کو دیکھیں تو علم و عرفان کے ایسے موتی پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اور علم کی ایسی نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے...غرض حضور کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے جس کے ہزارویں حصہ تک بھی ہم نہیں پہنچ سکتے...صرف تفسیر ہی حضرت مصلح موعود کے مقام کو منوانے کے لئے بہت کافی ہے۔ یقیناً ان تفاسیر نے قرآنِ کریم کو سمجھنے کا جو نیا انداز اور علوم و معارف کے گہرے راز کھولے ہیں، وہ ہمیشہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصہ رہیں گے۔ (خطبہ جمعہ 21/فروری 2014ء)

منظوم کلام۔مکرم مبارک احمد عابد صاحب

قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ		بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی		یہ گردشِ روزانہ یہ گردش دورانہ
ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں		سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ
دکھ درد کے ماروں کو سینے سے لگاتا تھا		تو سوچتا ہی نہ تھا اپنا ہے یا بیگانہ
قدرت نے جنہیں بخشا اک نورِ یقیں محکم		ہائے وہ تیری آنکھیں وہ نرگسِ مستانہ
ہاں علم و عمل میں تھا اک پیکر عظمت تُو		قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ
اسلام کی مشعل کو دنیا میں کیا روشن		اور تُو نے اجاگر کی سرگرمیٔ فرزانہ
ہمدم ہے جواں اب بھی ربوہ کی فضاؤں میں		وہ روحِ بزرگانہ وہ شفقتِ پدرانہ
عابدؔ ہے دعا میری محمود کے مقصد کو		دنیا میں ملے جلدی اک نصرتِ شاہانہ
اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ		یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیؔ غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔

ہاں علم وعمل میں تھا اک پیکرِ عظمت تُو   قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعودؓ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو بہت سی خصوصیات اور خوبیوں والا پسر موعود کی خوشخبری دیتے ہوئے اس کی ایک غرض اس طرح سے بیان فرمائی کہ: ”اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔“

اس کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ مورخہ 12/جنوری 1889ء پیدا ہوئے۔اور آپؓ نے فروری 1910ء جبکہ آپ کی عمر 21 سال تھی درس القرآن کا آغاز فرمایا۔ بعدہٗ 1914ء میں آپ بحیثیت خلیفة المسیح الثانی منتخب ہوئے۔آپ کے 52 سالہ عہد خلافت میں آپ نے علم قرآن کا ایک دریا بہا دیا۔آپؓ کے ہزاروں بصیرت افروز خطبات، خطابات، مضامین علوم قرآن سلسلہ میں ایک عظیم الشان سنگ میل ہیں۔جن سے فائدہ اٹھانے پر اپنے تو اپنے غیر بھی مجبور ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں آپؓ فرماتے ہیں:

”وہ کونسا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا...جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا چاہے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا۔میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے گا۔“ (خلافت راشدہ)

اس کی تفصیل میں جانے کیلئے یہاں وقت نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے۔”سفینہ چاہئے اس بحرِ بے کراں کے لئے۔“

سامعین کرام! آیئے، حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے پیدا کردہ عظیم الشان علوم قرآنی کے چند چیدہ چیدہ پہلوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔جن کے اندر ہمیشہ یہ تڑپ تھی کہ

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب   بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے

کلام اللہ صرف قرآن مجید ہے

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:”قرآن کریم ایک ہی کتاب ہے جو کلام اللہ کہلا سکتی ہے۔دوسری کتب خواہ الہامی بھی

ہوں کلام اللہ نہیں کیونکہ ان میں انسانی کلام بھی شامل ہے۔خالص کلام اللہ الف سے لیکر ’ی‘ تک بسم اللہ سے لے کر ’و الناس تک صرف قرآن کریم ہے۔‘‘(تفسیر کبیر جلد 1 / دیباچہ)’’کتاب اللہ اور کلام اللہ میں فرق ہے...دوسری الہامی کتابوں کو کتاب اللہ کہا گیا ہے۔کتاب اللہ کا لفظ قرآن کے متعلق بھی موجود ہے مگر دوسرا لفظ کلام اللہ صرف قرآن کے لئے استعمال ہوا ہے۔(از فضائل القرآن)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے　　بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

ترتیب قرآن

حضرات! بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفین اسلام کے سامنے بانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کا ایک عظیم الشان معجزہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں شروع سے لیکر آخر تک ایک ترتیب پائی جاتی ہے۔(ماخوذ از تریاق القلوب) جبکہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفسیر القرآن میں متعدد آیات سے اس کی متعدد مثالیں پیش فرمائی ہیں۔مثلاً ایک مثال پر اکتفاء کرتا ہوں۔سورہ نور واقعہ افک سے شروع ہے جبکہ اختتام پر آیت استخلاف ہے ان کا باہمی اتصال کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے علاوہ کسی نے بھی ابھی تک تشفی اور تسلی بخش تفسیر نہیں پیش فرمائی ہے۔آپؓ فرماتے ہیں:

’’الزام یا تو رسول اللہ ﷺ سے بغض کی وجہ سے کیا گیا یا پھر حضرت ابوبکرؓ کے بغض کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔رسول کریم ﷺ کو جو مقام حاصل تھا وہ تو الزام لگانے والے کسی طرح چھین نہیں سکتے تھے۔انہیں جس بات کا خطرہ تھا وہ یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد بھی وہ اپنی اغراض کو پورا کرنے سے محروم نہ رہ جائیں۔وہ دیکھ رہے کہ کہ آپؐ کے بعد خلیفہ ہونے کا اگر کوئی شخص اہل ہے تو وہ ابوبکرؓ ہی ہے۔پس اس خطر کو بھانپتے ہوئے اہنوں نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگا دیا تا حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی نگاہ سے گر جائیں اور ان کے گر جانے کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو مسلمونوں میں جو مقام حاصل ہے وہ بھی جاتا رہے اور مسلمان آپؓ سے بدظن ہو کر اس عقیدت کو ترک کر دیں جو انہیں آپ سے تھی اور اس طرح رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگنے کے واقعہ کے بعد خلافت کا ذکر بھی کیا۔(از تفسیر کبیر جلد 5)

یہاں ترتیب قرآن کے متعلق مولنا مودودی کا تبصرہ بھی سنئے! لکھتے ہیں:’’آدمی پریشان ہو جاتا ہے اور اسے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ غیر مرتب، غیر مربوط، منتشر کلام ہے...کوئی شخص قرآن کریم کا مطالعہ شروع کرتا ہے تو اسے کتاب کے موضوع، مدعا اور مرکزی مضمون کا سراغ نہیں ملتا۔‘‘(تفہیم القرآن جلد 1 / ص 14، 15)

مسلمانی ہے پر اسلام سے ناآشنائی ہے　　نہیں ایمان کسبی، باپ دادوں کی کمائی ہے

بحر ناتمام قرآن کریم میں اپنی خداداد صلاحیتوں سے غوطہ زن ہو کر حضرت مصلح موعودؓ نے ایسی اچھوتا اور لازوال معرفت کی موتیاں دنیا کے سامنے پیش فرمائیں جس کے اعتراف کرنے پر غیر بھی مجبور ہیں۔

چنانچہ علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور تفسیرِ کبیر کا جب مطالعہ کیا تو آپ کی خدمت میں خط لکھا کہ:

”تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا آپ نے هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے، اُس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے“۔ (الفضل 17 نومبر 1963ء۔ صفحہ 3)

برصغیر ہندو پاک کے مشہور مسلم لیڈر اور معاند احمدیت مولوی ظفر علی خان صاحب نے کھلے لفظوں میں اپنے لوگوں کو کہا کہ ”کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔“ (از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288)

حضرت مصلح موعودؓ دنیا کو چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے۔ دنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آجائے۔ دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اللہ کے کلام سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کا رد کر کے دکھا دوں گا۔“ (الفضل 18 فروری 1958ء)

آخر میں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ کلمات پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم... صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں... صرف اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم جلسے منا رہے ہیں۔ حقیقی طور پر ہم اس مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں، اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور جس کے لیے آپ نے بیشمار پیشگوئیاں بھی فرمائیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ان میں سے ایک پیشگوئی ہے۔“ آمین۔ (خطبہ جمعہ 21 رفروری 2020ء)

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ